قضائے عمری کی شرعی حیثیت

اور روایت کا تحقیقی جائزہ

مفتی ندیم بن صدیق اسلمی

چئیر مین دار الافتاء الاسلامی

ادارہ سراج منیر پاکستان

فتوی نمبر 00033

دارالافتاء الاسلامی

ادارہ سراج منیر پاکستان

مفتی ندیم بن صدیق اسلمی
ادارہ سراج منیر پاکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قضائے عمری کی شرعی حیثیت اور روایت کا تحقیقی جائزہ

ریفرنس نمبر **00033**

تاریخ 07/05/2021

کہا جاتا ہے کہ جو شخص رمضان المبارک کے آخری جمعہ کے بعد چار رکعات یا فرض نماز ادا کر لے اس کی زندگی کی تمام یا ستر سال نمازوں کی قضا ہو جائے گی اس کے بارے میں مفتی صاحب وضاحت فرما دیجیے کیا اس کے بارے میں کوئی حدیث/ روایت موجود ہے یا یہ بات گھڑ لی گئی ہے بیان فرما کر اللہ کریم سے اجر و ثواب پایے۔ جزاکم اللہ خیرا۔ (سائل: طیب علی عطاری، گجرات)

الجواب بتوفیق اللہ تبارک و تعالیٰ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قرآن و سنت میں ایسا کوئی حکم موجود نہیں، نہ ہی قضائے عمری کے بارے پورے ذخیرہ حدیث میں کوئی روایت موجود ہے، یہ من گھڑت روایت آج کی کوئی نئی بات نہیں صدیوں سے زبان زد عام ہو چکی ہے جس کے من گھڑت ہونے کا ذکر گیارہویں صدی ہجری کے علماء و محدثین نے بھی کیا ہے جس طرح امام ملا علی قاری اور شیخ دہلوی وغیرہ۔ اس کو بعض احباب نے وظائف کی کتب میں شامل کر کے عام کر دیا ہے چونکہ یہ ایک شرعی مسئلہ ہے اس لیے کوئی وظیفہ وورد کی کتاب اس کا مصدر اصلی نہیں چار رکعات نفل نماز یا پانچ فرضی نمازوں کے عوض زندگی بھر کی قضا کی ادائیگی کسی وظیفہ کا نام نہیں یہ فرض کردہ نمازوں سے جان چھڑانے کا سستا عمل ہے یاد رکھیے نماز حکم ربانی ہے فرائض وہ بھی عمر بھر یا ستر سال کی نمازیں، چار نوافل، یا پانچ نمازوں کی قضا سے ادا نہیں ہو سکتیں، نہ ہی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی مقام پر ایسا فرمایا ہے۔ یہ احکامات شرعیہ کے خلاف ہے۔ اس کو محدثین و علمائے کرام نے بے اصل اور من گھڑت قرار دیا ہے اس کے بارے میں علماء و محدثین کرام کیا فرماتے ہیں ملاحظہ فرمایے:

Dar ul Ifta Islamic فتاوی جات اور مسائل دریافت کرنے کے لیے دارالافتاء الاسلامی سے رابطہ کیجیے۔

امام ملا علی القاری فرماتے ہیں:

حَدِيثُ: مَنْ قَضَى صَلَاةً مِنَ الْفَرَائِضِ فِي آخِرِ جُمُعَةٍ مِنْ شَهْرِ رَمَضَانَ كَانَ ذَلِكَ جَابِرًا لِكُلِّ صَلَاةٍ فَائِتَةٍ فِي عُمُرِهِ إِلَى سَبْعِينَ سَنَةً // بَاطِلٌ قَطْعًا لِأَنَّهُ مُنَاقِضٌ لِلْإِجْمَاعِ عَلَى أَنَّ شَيْئًا مِنَ الْعِبَادَاتِ لَا يَقُومُ مَقَامَ فَائِتَةٍ سَنَوَاتٍ ثُمَّ لَا عِبْرَةَ بِنَقْلِ النِّهَايَةِ وَلَا بِبَقِيَّةِ شُرَّاحِ الْهِدَايَةِ فَإِنَّهُمْ لَيْسُوا مِنَ الْمُحَدِّثِينَ وَلَا أَسْنَدُوا الْحَدِيثَ إِلَى أَحَدٍ مِنَ الْمُخَرِّجِينَ ۔ الاسرار المرفوعة فی الاخبار الموضوعة 356/1

جس نے ماہ رمضان کے آخری جمعہ میں ایک فرض نماز کی قضا کر لی تو یہ اس کی زندگی کے ستر سال کی فوت شدہ نمازوں کی ادائیگی ہو جائے گی۔ یہ روایت یقینی طور پر باطل ہے کیوں اس بات پر اجماع کے خلاف ہے کہ چند عبادات سالوں کی فوت شدہ کے برابر نہیں ہو سکتیں اس میں نہایہ اور شارحین ہدایہ کے نقل کر لینے سے کچھ نہیں ہوتا، نہ وہ محدثین ہیں اور نہ ہی انہوں نے حدیث کی تخریج کرنے والوں میں سے کسی ایک کی طرف حدیث منسوب کی ہے۔

علامہ عجلونی فرماتے ہیں:

من قضى صلاة من الفرائض في آخر جمعة من شهر رمضان؛ كان ذلك جابرًا لكل صلاة فائتة في عمره إلى سبعين سنة 2. قال القاري: باطل قطعًا؛ لأنه مناقض للإجماع على أن شيئًا من العبادات لا يقوم مقام فائتة سنوات، ثم لا عبرة بنقل النهاية ولا ببقية شراح الهداية، فإنهم ليسوا من المحدثين، ولا أسندوا الحديث إلى أحد من المخرجين. انتهى. کشف الخفاء 335/2

یہ روایت ذکر کرنے کے بعد فرمایا کہ ملا علی القاری نے فرمایا: یہ روایت یقینی طور پر باطل ہے کیوں اس بات پر اجماع کے خلاف ہے کہ چند عبادات سالوں کی فوت شدہ کے برابر نہیں ہو سکتیں اس میں نہایہ اور

فتاوی جات اور مسائل دریافت کرنے کے لیے دار الافتاء الاسلامی سے رابطہ کیجیے۔ Dar ul Ifta Islamic

شارحین ہدایہ کے نقل کر لینے سے کچھ نہیں ہوتا، نہ وہ محدثین ہیں اور نہ ہی انہوں نے حدیث کی تخریج کرنے والوں میں سے کسی ایک کی طرف حدیث منسوب کی ہے۔

علامہ عبدالحی لکھنوی اسی روایت کو ذکر کرنے کے بعد لکھتے ہیں:

الْقَضَاءُ الْعمرِیّ فِی رَمَضَان:

حَدِيثُ مَنْ قَضَى صَلَوَاتٍ مِنَ الْفَرَائِضِ فِي آخِرِ جُمُعَةٍ مِنْ رَمَضَانَ كَانَ ذَلِكَ جَابِرًا لِكُلِّ صَلاةٍ فَائِتَةٍ مِنْ عُمْرِهِ إِلَى سَبْعِينَ سَنَةً قَالَ عَلِيٌّ الْقَارِيُّ فِي مَوْضُوعَاتِهِ الصُّغْرَى وَالْكُبْرَى بَاطِلٌ قَطْعِيًّا لأَنَّهُ مُنَاقِضٌ للإِجْمَاعِ عَلَى أَنَّ شَيْئًا مِنَ الْعِبَادَاتِ لَا يَقُومُ مَقَامَ فَائِتَةٍ سَنَوَاتٍ ثُمَّ لَا عِبْرَةَ بِنَقْلِ صَاحِبِ النِّهَايَةِ وَلا بَقِيَّةَ شُرَّاحِ الْهِدَايَةِ لأَنَّهُمْ لَيْسُوا مِنَ الْمُحَدِّثِينَ وَلا أَسْنَدُوا الْحَدِيثَ إِلَى أَحَدٍ من المخرجين انتهى.وذكره الشَّوْكَانِيُّ فِي الْفَوَائِدِ الْمَجْمُوعَةِ فِي الأَحَادِيثِ الْمَوْضُوعَةِ بِلَفْظِ مَنْ صَلَّى فِي آخِرِ جُمُعَةٍ مِنْ رَمَضَانَ الْخَمْسَ صَلَوَاتِ الْمَفْرُوضَةِ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَة قضت عَنهُ مَا أخل بِهِ مِنْ صَلاةِ سَنَةٍ.وَقَالَ هَذَا مَوْضُوع بِلَا شكٍّ ولم أَجِدهُ فِي شَيْء من الْكتب الَّتِي جمع مصنفوها فِيهَا الْأَحَادِيث الْمَوْضُوعَة وَلَكِن اشْتهر عِنْد جمَاعَة من المتفقهة بِمَدِينَة صنعاء فِي عصرنا هَذَا وَصَارَ كثير مِنْهُم يَفْعَلُونَ ذَلِكَ وَلَا أَدْرِي من وضع لَهُم. فقبح الله الْكَذَّابين انْتهى.

الآثار المرفوعة في الأخبار الموضوعة 85/1

ملا علی القاری نے فرمایا: یہ روایت یقینی طور پر باطل ہے کیوں اس بات پر اجماع کے خلاف ہے کہ چند عبادات سالوں کی فوت شدہ کے برابر نہیں ہوسکتیں اس میں نہایہ اور شارحین ہدایہ کے نقل کر لینے سے کچھ نہیں ہوتا، نہ وہ محدثین ہیں اور نہ ہی انہوں نے حدیث کی تخریج کرنے والوں میں سے کسی ایک کی

فتاوی جات اور مسائل دریافت کرنے کے لیے دارالافتاء الاسلامی سے رابطہ کیجیے۔ Dar ul Ifta Islamic

طرف حدیث منسوب کی ہے۔قاضی شوکانی نے فوائد مجموعہ میں ذکر کیا کہ یہ الفاظ یقینی طور پر من گھڑت ہیں محدثین کی احادیث موضوعہ پر کتب میں بھی میں نے ایسی کوئی روایت نہیں پائی یہ ہمارے زمانے میں شہر صنعاء میں کچھ دینی علم رکھنے والوں نے مشہور کردی تو بہت سے لوگ ایسا کرنے لگ پڑے پتا نہیں کس نے گھڑ لی اللہ جھوٹوں کے ساتھ سخت ناپسندیدہ معاملہ فرمائیں۔

علامہ عبدالحی لکھنوی آخر میں فرماتے ہیں:

قلت وَقد ألفت لِإِثْبَات وضع هَذَا الحَدِيث الَّذِي يُوجد فِي كتب الأوراد والوظائف بِأَلْفَاظ مُخْتَلفَة مختصرة ومطولة بالدلائل الْعَقْلِيَّة والنقلية رِسَالَة مُسَمَّاة بردع الأخوان عَن محدثات آخر جُمُعَة رَمَضَان وأدرجت فِيهَا فَوَائِد تنشط بهَا الأذهان وتصغي إِلَيْهَا الآذان فلتطالع فَإِنَّهَا نفيسة فِي بَابهَا رفيعة الشَّأْن. الآثار المرفوعة فی الأخبار الموضوعة 85/1

میں کہتا ہوں ہو کہ میں نے اس حدیث کے موضوع ہونے پر جو اوراد و وظائف کی کتب میں پائی جاتی ہے ایک مختصر اور بڑے دلائل پر مشتمل رسالہ لکھا ہے جس کا نام بردع الاخوان عن محدثات آخر جمعہ رمضان رکھا ہے اس میں ایسے فوائد ذکر کردیے ہیں کہ ذہن مطمئن ہو جائیں کان اس کی طرف جھک جائیں تجھے چاہیے کہ اس کا مطالعہ کرے اس باب میں وہ بڑا نفیس اور اعلیٰ رسالہ ہے۔

محمد خلیل طرابلسی حنفی فرماتے ہیں:

حَدِيث: من قضى صَلَاة من الْفَرَائِض فِي آخر جُمُعَة من شهر رَمَضَان كَانَ ذَلِك جَابِرا الْكل صَلَاة فَاتَتْهُ فِي عمره إِلَى سبعين سنة. بَاطِل إِجْمَاعًا.

اللؤلؤ المرصوع فیما لا أصل له أو بأصله موضوع 197/1

یہ روایت ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں یہ متفقہ طور پر باطل ہے۔

فتاوی جات اور مسائل دریافت کرنے کے لیے دارالافتاء الاسلامی سے رابطہ کیجیے۔ Dar ul Ifta Islamic

قاضی شوکانی رقمطراز ہیں:

حدیث: "مَنْ صَلَّى فِي آخِرِ جُمُعَةٍ مِنْ رَمَضَانَ الْخَمْسَ الصَّلَوَاتِ الْمَفْرُوضَةَ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ قَضَتْ عَنْهُ مَا أَخَلَّ بِهِ مِنْ صَلاةِ سُنَّتِهِ.هَذَا: مَوْضُوعٌ لا إِشْكَالَ فِيهِ وَلَمْ أَجِدْهُ فِي شَيْءٍ مِنَ الْكُتُبِ الَّتِي جَمَعَ مُصَنِّفُوهَا فِيهَا الأَحَادِيثَ الْمَوْضُوعَةَ وَلَكِنَّهُ اشْتَهَرَ عِنْدَ جَمَاعَةٍ مِنَ الْمُتَفَقِّهَةِ بِمَدِينَةِ صَنْعَاءَ فِي عَصْرِنَا هَذَا وَصَارَ كَثِيرٌ مِنْهُمْ يَفْعَلُونَ ذَلِكَ وَلا أَدْرِي مَنْ وَضَعَهُ لَهُمْ. فَقَبَّحَ اللَّهُ الْكَذَّابِينَ. الفوائد المجموعة 54/1

روایت ذکر کرنے کے بعد کہا یہ موضوع ہے اس میں کوئی شک نہیں محدثین کی احادیث موضوعہ پر کتب میں بھی میں نے ایسی کوئی روایت نہیں پائی یہ ہمارے زمانے میں شہر صنعاء میں کچھ دینی علم رکھنے والوں نے مشہور کردی تو بہت سے لوگ ایسا کرنے لگ پڑھے پتا نہیں کس نے گھڑ لی اللہ جھوٹوں کے ساتھ سخت ناپسندیدہ معاملہ فرمائیں۔

محمد بن محمد درویش شافعی فرماتے ہیں:

حَدِيث: " من قضى صَلَاة من الْفَرِيضَة فِي آخر جُمُعَة من شهر رَمَضَان كَانَ لَهُ ذَلِك جَابِرا الكل صَلَاة فَاتَتْهُ فِي عمره إِلَى سبعين سنة ".لَا أصل لَهُ.

أسنى المطالب فى أحاديث مختلفة المراتب 282/1

روایت ذکر کرنے کے بعد فرمایا: اس کی کوئی اصل نہیں۔

ہر فن کے ماہرین ہی اس فن کو زیادہ جانتے ہیں چونکہ یہ ایک شرعی مسئلہ ہے جس کو حدیث کے نام سے ثابت کرنے کی کوشش کی گئی اس لیے یہ محدثین کرام کا کام ہے کہ وہ اس کے اصل یا بے اصل ہونے پر حکم لگائیں مذکورہ بالا اقوال سے روز روشن کی طرح واضح ہو گیا کہ محدثین کرام اس کو موضوع قرار دے

Dar ul Ifta Islamic فتاوی جات اور مسائل دریافت کرنے کے لیے دارالافتاء الاسلامی سے رابطہ کیجیے۔

چکے ہیں لہذا یہ روایت موضوع، بے اصل اور عوام میں بلاوجہ شہرت پکڑ گئی ہے۔

نوٹ: امت مسلمہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت کرنے والوں کا حق بنتا ہے کہ وہ ایسی روایت سے کنارہ کشی اختیار فرمائیں بلکہ لوگوں میں اس شعور کو عام بیدار کریں کہ یہ کوئی روایت نہیں نہ ہی اس کی کوئی اصل ہے یہاں تک کہ محدثین کرام نے اس کو قبول کرنے سے انکار کر دیا ہے۔سو یہ روایت ثابت نہ ہونے کی وجہ سے اس سے کوئی حکم یا فضیلت ثابت کرنے کی کوشش کرنا نری جہالت ہے۔اس ضمن میں کسی کے قول کو ترجیح حاصل نہ ہوگی بلکہ ذخیرہ حدیث پر لگے داغ کو مٹانا اصل کام ہوگا۔اللہ کریم اس کاوش کو قبول فرمائیں۔

آمین یا رب العلمین وصلی اللہ علی حبیبہ سیدنا محمد وآلہ و صحبہ وسلم

مفتی ندیم بن صدیق اسلمی
چئیر مین دار الافتاء الاسلامی
ادارہ سراج منیر پاکستان

فتاوی جات اور مسائل دریافت کرنے کے لیے دار الافتاء الاسلامی سے رابطہ کیجیے۔ Dar ul Ifta Islamic

مفتی ندیم بن صدیق اسلمی کی مطبوعات

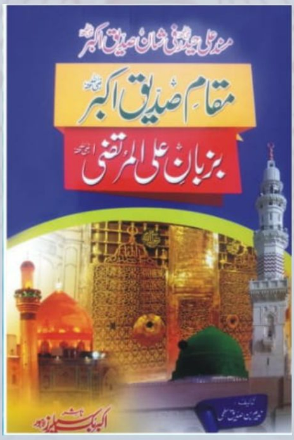

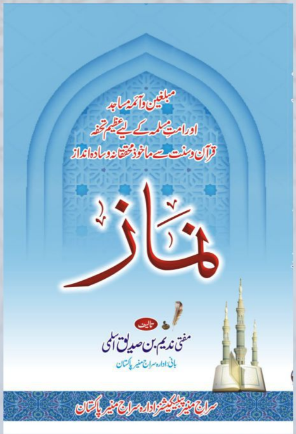

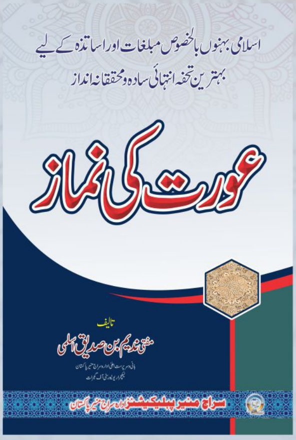

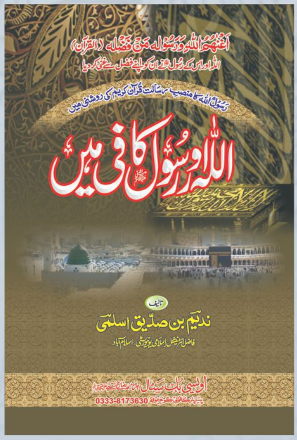

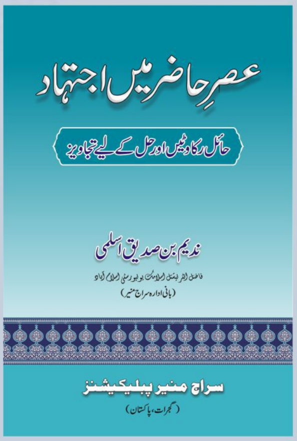

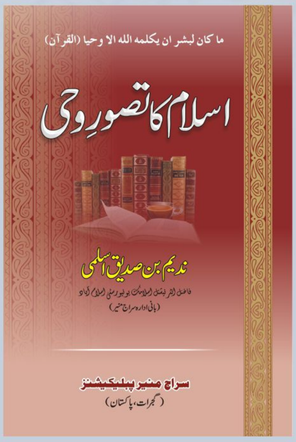

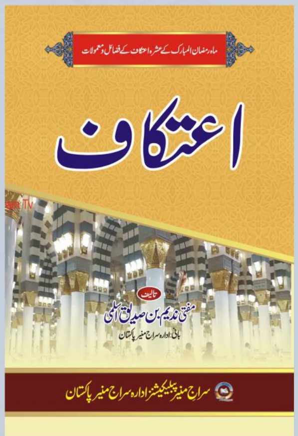

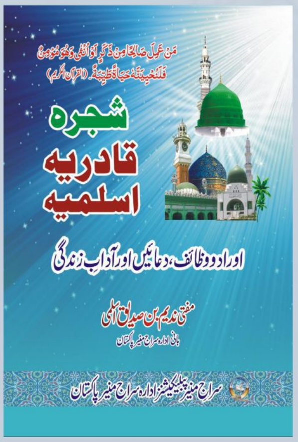

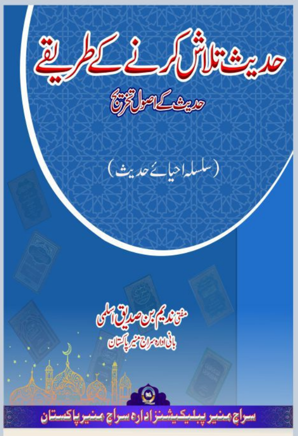

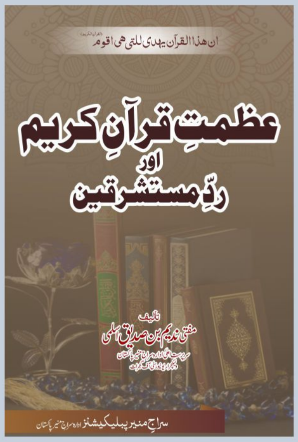

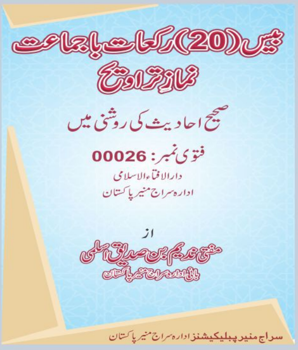

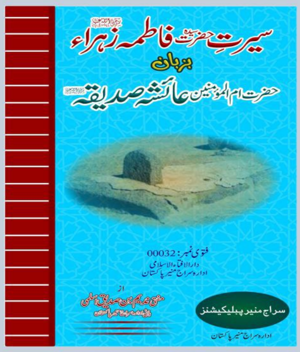

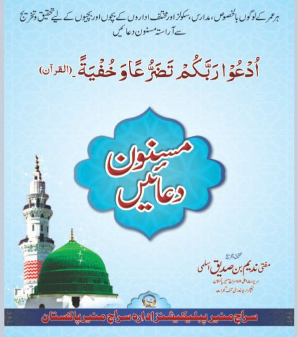

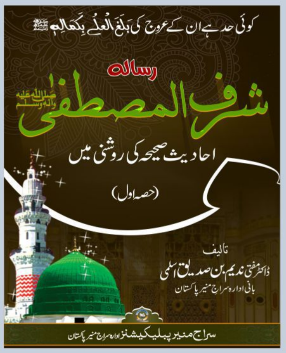

سراجِ منیر پبلیکیشنز ادارہ سراجِ منیر پاکستان